اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ - عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر

لاہور۔ پاکستان

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ / ۱

یوم :۔ چہارشنبہ

جلد ۳ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۲۸ھ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ | ۱۶۔ فروری ۱۹۴۹ء | نمبر ۳۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵۔ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

کشمیر سے دو ہزار قبائلی واپس آ چکے ہیں

پاکستان کے اعلیٰ فوجی ترجمان کا بیان

کراچی ۱۵ فروری۔ حکومت پاکستان کے ایک اعلیٰ فوجی ترجمان نے بی بی سی کے نمائندے کو بتایا کہ جو قبائلی جنگ کشمیر میں حصہ لینے کے لئے کشمیر گئے ہوئے تھے۔ وُہ سب کے سب وہاں سے واپس آ چکے ہیں۔ ترجمان نے کہا آج سے چھ ہفتے قبل کشمیر میں عارضی صلح کا جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کے مطابق چھ ہزار قبائلی کشمیر سے واپس بُلا لئے گئے ہیں۔ اور وُہ اپنے اپنے گھروں میں پہنچ چکے ہیں۔

ہندوستان کے حق میں ووٹ لینے کیلئے وسیع پراپگنڈا

سرینگر ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ رائے شماری کے موقع پر ہندوستان کے حق میں ووٹ لینے کیلئے کشمیر میں وسیع پیمانے پر پراپگنڈا شروع کر دیا گیا ہے اور شیخ عبداللہ اپنی سرکاری حیثیت سے فائدہ اٹھا کر لوگوں سے حلفیہ بیان لے رہے ہیں کہ وُہ ہندوستان کے حق میں ووٹ دینگے اس سلسلہ میں جگہ جگہ جلسے کئے جا رہے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں اقلیتوں کے مفاد کی حفاظت

ڈھاکہ ۱۵ فروری۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے اقلیتوں کے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے اور انکے قلوب میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے ضلع وار بورڈ کئے ہیں جو اقلیتوں کی شکایات سُنا کرینگے۔ اور انہیں تسلی بخش طور پر دور کرنیکی کوشش کرینگے۔ یہ بورڈ بین المملکتی سمجھوتے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

کیا صدر ٹرومین پنڈت نہرو کو امریکہ آنے کی دعوت دینگے؟

لندن ۱۵ فروری۔ اخبار "ڈیلی میل" کے نامہ نگار خصوصی نے لکھا ہے کہ صدر ٹرومین پنڈت نہرو کو واشنگٹن آنے کی دعوت دینگے۔ اس دعوت کا مقصد "ہندوستان کو کمیونسٹ خطرے سے بچانے کے لئے ضروری قدم اُٹھانے کی گفت و شنید کرنا ہے۔ افغانستان کے امریکی سفیر کو صلاح مشورے کے لئے واشنگٹن بلایا گیا ہے روس نے افغانستان کی شمالی سرحد پر تاشقند ترکستان میں ایٹمک طاقت کے کارخانے قائم کر لئے ہیں۔ اس بات کا عام خیال ہے کہ روس اس کارخانے کی "حفاظت" کے لئے افغانستان سے علاقے کا مطالبہ کرے گا۔ (اسٹار)

مسٹر غضنفر علیخاں کا عزم ایران

کراچی ۱۵ فروری۔ ایران میں پاکستان کے سفیر مسٹر غضنفر علی خاں ۲۷ فروری کو طہران کے لئے روانہ ہونگے۔ ان کے ہمراہ تین پناہ گزین لڑکیاں جائینگی۔ جنہیں انکی مرحومہ بیوی نے گذشتہ سال پالنے کیلئے لیا تھا (اسٹار)

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

محترم نواب صاحب کو گذشتہ رات نیند کم آئی اور بے چینی رہی۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درد دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

میر غلام بھیک نیرنگ انتخاب کی تحقیقاتی کمیٹی کے رُکن نامزد کر دیئے گئے

لاہور ۱۵ فروری۔ ہز ایکسی لنسی گورنر مغربی پنجاب نے آنریبل شیخ فیض محمد سپیکر لیجسلیٹو اسمبلی مغربی پنجاب کی صدارت میں ایک تحقیقاتی انتخابی کمیٹی مقرر کی ہے۔ چودھری نذیر احمد خاں ایڈووکیٹ رُکن دستور ساز اسمبلی اور میر غلام بھیک نیرنگ سابق ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) ساکن انبالہ اس کمیٹی کے رُکن نامزد ہوئے ہیں۔ کمیٹی کے حدود اختیار یہ ہیں:۔ (۱) اس سوال کے متعلق جائزہ لینا کہ آیا کانسٹی ٹیوشن ایکٹ کے چھٹے گوشوارہ میں مندرج رائے دہندہ کی اہلیت سے متعلق قانون کے موجودہ احکام مہاجرین کے بارہ میں نامناسب طور پر استعمال ہونگے اور اگر ایسا ہو۔ تو اس ناواجبیت کے انسداد کے لئے سفارشات کرنا۔ (۲) نشستوں کے تعین اور متذکرہ ایکٹ کے گوشوارہ پنجم میں مندرج دوسرے معاملات کے بارہ میں سفارشات کرنا نیز حلقہ ہائے نیابت کے تعین حدود اور اس کے ضمنی معاملات کے متعلق جیسا کہ صوبہ میں ہندوؤں اور سکھوں کی تعداد میں بھاری کمی اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر مناسب معلوم ہو۔ سفارشات کرنا۔

خانصاحب عبدالحمید اس کمیٹی کے سیکرٹری اور ٹیکنیکل ایڈوائزر ہونگے۔

قبائلیوں اور پاکستانیوں کا جذبہ اُخوت

راولپنڈی ۱۵ فروری آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ایک مبصر نے بیان دیتے ہوئے کہا جنگ کشمیر میں پاکستانی فوج اور قبائلیوں نے شانہ بشانہ حصہ لے کر صحیح معنوں میں بھائی بھائی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ جو مستقبل کے لئے ایک نیک فال ہے۔ راولپنڈی سے لیکر افغانستان کی سرحد تک بلکہ اس سے بھی آگے تک اس جذبۂ اخوت کا عام چرچا ہے۔ مبصر نے کہا ہے۔ ہمارے پٹھان بھائیوں نے قابل تعریف نظم و ضبط کا ثبوت دیا ہے۔

اجمیر کی درگاہ کی تحقیقاتی کمیٹی

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ اجمیر کی درگاہ کا انتظام بہتر کرنے کے لئے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے ایک سوال نامہ تیار کیا ہے جسمیں عوام سے مختلف اطلاعات اور تجاویز طلب کی گئی ہیں۔ اس کمیٹی کے صدر الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس غلام حسن ہیں۔ اور سر محمد یامین اور نواب محمد یار جنگ اس کے ممبر ہیں۔

دہلی میں کشمیر کمشن کا اجلاس

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ اتحادی اقوام کے ہندوستان و پاکستان کمشن کے ارکان نے آج اپنے اجلاس میں ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کی عارضی صلح* کی قرار داد پر بحث کی۔ عنقریب کمشن ایک سب کمیٹی مقرر کر دے گا۔ جو عارضی صلح کے سمجھوتے کا پورا مسودہ تیار کریگی۔ کل رات کمشن کا امریکی مندوب بھی کراچی پہنچ گیا۔ کراچی کچھ دن ٹھہر کر وُہ دہلی روانہ ہو جائے گا

ایڈیٹر:۔ روشن دین بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

کثرت اولاد والے مضمون پر دو دوستوں کے اعتراضات

اسلام میں تعدد ازدواج کی اجازت ضرور ہے مگر اسے فرض قرار نہیں دیا گیا

تبلیغ و تربیت کا کام ایک ہی وقت میں جاری رہنا ضروری ہے

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

کچھ عرصہ ہوا میں نے اپنے ایک مضمون میں دوستوں کو کثرت اولاد کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس تعلق میں میرے پاس دو دوستوں کی طرف سے بعض اعتراضات پہنچے ہیں اور ان کا منشاء ہے کہ میں ان کے اعتراضوں کا جواب دوں۔ گو میرے خیال میں بہتر ہوتا کہ وہ خود غور کر کے اپنے اعتراضوں کا جواب سوچنے کی کوشش کرتے کیونکہ یہ اعتراض ایسے نہیں ہیں کہ ایک سمجھدار شخص خصوصاً جبکہ وہ احمدیت کے نور سے منور ہو ان اعتراضوں کا جواب نہ سوچ سکے بہرحال ان دوستوں کی خواہش کے احترام میں ان کے اعتراضوں کا مختصر بلکہ دو حرفی جواب قرآنی آیات کی بحث میں جانے کے بغیر ذیل میں درج کیا جاتا ہے

پہلے دوست نے دو اعتراض کئے ہیں۔ جن میں سے پہلا اعتراض یہ ہے کہ تم نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ قرآن شریف نے تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے۔ مگر یہ خیال درست نہیں کہ اسلام میں تعدد ازدواج صرف اجازت کی حد تک ہے۔ کیونکہ قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ اسلام میں اصل حکم تعدد ازدواج کا ہے اور ایک بیوی سے شادی کرنا صرف استثنائی صورت ہے۔ ان دوست کے نزدیک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ نے بھی متعلقہ قرآنی آیت کی یہی تفسیر فرمائی ہے کہ اسلام میں تعدد ازدواج کا حکم قاعدہ کے طور پر ہے اور ایک بیوی سے شادی کرنا استثناء ہے جس کا دروازہ صرف خاص حالات کے لئے کھلا رکھا گیا ہے وغیرہ وغیرہ

مجھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کا کوئی ایسا حوالہ یاد نہیں جس میں حضور نے تعدد ازدواج کو اصل حکم کے طور پر پیش کیا ہو اور ایک شادی کرنے کو استثناء قرار دیا ہو بے شک حضرت امیر المومنین ایدہ کے ایک خطبہ سے بعض لوگوں نے اس قسم کا گمان کیا تھا۔ مگر بعد میں حضور نے خود تشریح فرما دی تھی کہ میرا یہ منشا نہیں۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قطعی فیصلہ موجود ہے کہ اسلام میں تعدد ازدواج کا مسئلہ حکم کے طور پر نہیں ہے بلکہ محض اجازت کے طور پر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں کہ جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں۔ اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا . . . . خدا کی شریعت دوا فروش کی دکان کی مانند ہے۔ پس اگر دکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دکان چل نہیں سکتی . . . . سو شریعت نے مختلف مصالح کے ماتحت تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲،۷۱)

اور دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ:-

"ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ خدا نے تعدد ازدواج فرض واجب نہیں کیا ہے۔ خدا کے حکم کی رو سے صرف جائز ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۷)

اوپر کے دونو حوالوں سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک اسلام میں تعدد ازدواج کو فرض واجب قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ صرف جائز رکھا گیا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ اسلام نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر کسی شخص کو ذاتی یا خاندانی یا قومی مصالح کے ماتحت تعدد ازدواج کی ضرورت محسوس ہو تو وہ اس رستہ کو اختیار کر سکتا ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو تعدد ازدواج یقیناً ایک مستحسن فعل سمجھا جائے گا۔ لیکن اس سے آگے نکل کر تعدد ازدواج کو گویا ایک حکم قرار دینا یا اسے اصل قاعدہ قرار دے کر ایک شادی کو استثناء سمجھنا خواہ مخواہ کی زبردستی ہے جس کی تائید میں اسلام اور احمدیت کا کوئی حکم پیش نہیں کیا جا سکتا۔

انہی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جب تعدد ازدواج کے تعلق میں عدل کر سکنے کی طاقت میں، پر مالی حالات کا دیکھنا بھی شامل ہے تو پھر میرے مضمون کے اس فقرہ کا کیا مطلب ہے کہ "جو شخص کثرت اولاد کی وجہ سے رزق کی تنگی محسوس کرتا ہے۔ اس کا یہ تجربہ جھوٹا ہے"۔ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ قطع نظر اس کے کہ دراصل ہمارے اس دوست کے یہ دونو اعتراض آپس میں ٹکراتے ہیں یعنی پہلے اعتراض میں تو وہ کثرت ازدواج کی حمایت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور دوسرے اعتراض میں اسی مسئلہ کے رستہ میں گویا ایک روک پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ان دوست نے میرے اس فقرے کا منشاء بھی نہیں سمجھا۔ میں نے یہ فقرہ جو ہمارے دوست نے نقل کیا ہے اس قرآنی آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم۔

اور ظاہر ہے کہ یہ مضمون قتل اولاد اور برتھ کنٹرول کے مسئلہ سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ تعدد ازدواج کے مسئلہ سے۔ بیشک ایک سے زیادہ شادی کرنے والے شخص کو عام حالات میں اپنی مالی حالت کو دیکھ کر قدم اٹھانا چاہیئے کیونکہ زیادہ شادیاں کرنا فرائض میں داخل نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے حالات پر منحصر ہے لیکن جو شخص شادی کرنے کے بعد غربت کے خوف کی وجہ سے برتھ کنٹرول کا طریق اختیار کرتا اور اپنی ہونے والی اولاد کو گویا خود اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہے وہ ضرور قرآنی حکم کے خلاف قدم اٹھاتا ہے اور ان دونو باتوں میں بھاری فرق ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے دوست نے کثرت اولاد اور تعدد ازدواج کے دو مختلف مضمونوں کو بلا وجہ خلط کر کے ایک اعتراض کھڑا کر دیا ہے اور میرے منہ میں ایسی بات ڈالنے کی کوشش کی ہے جو میں نے ہرگز نہیں کہی۔

ایک دوسرے دوست نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب موجودہ نسل ہی کی تربیت پوری طرح تسلی بخش نہیں ہے اور کئی قسم کی خامیاں پائی جاتی ہیں اور بعض اچھے اچھے خاندانوں کے بچوں کا نمونہ بھی اچھا نظر نہیں آتا تو پھر کثرت اولاد پر زور دینا کوئی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتا مگر یہ اعتراض بھی بالکل بودا اور بے بنیاد ہے اور قوموں کی ترقی کے صحیح فلسفہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ہر شخص آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ قومی ترقی کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک اعداد کی ترقی اور دوسرے علم و عمل کی ترقی۔ گویا انگریزی محاورہ کے مطابق ایک کو کوانٹیٹی (Quantity) کی ترقی اور دوسرے کو کوالیٹی (Quality) کی ترقی کہہ سکتے ہیں۔ اور ہمارے علیم و حکیم خدا نے دنیا کا دینی نظام اس رنگ میں قائم کیا ہے (بلکہ حق یہ ہے کہ دنیوی نظام بھی بڑی حد تک اسی اصول پر قائم ہے) کہ یہ دونو قسم کے کام ایک ہی وقت میں جاری رہنے چاہئیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ جہاں بار بار اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ وہاں اسی شد و مد اور تاکید کے ساتھ تبلیغ کے ذریعہ تعداد کی ترقی کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جو اصول تبلیغ کے متعلق چسپاں ہوتا ہے وہی کثرت اولاد کے متعلق بھی چسپاں ہونا چاہیئے کیونکہ دونوں کی غرض و غایت اور دونو کا مآل ایک ہی ہے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تربیت اور اصلاح نفس کے ساتھ ساتھ تبلیغ اور تکثیر نسل دونو کی طرف یکساں توجہ دی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی حصر نہیں دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا کہ جس نے تبلیغی مہم کی وجہ سے تربیت کے پہلو کو کمزور ہونے دیا ہو یا تربیت کے خیال سے تبلیغ کی مہم کو معلق کر دیا ہو دراصل یہ دو کام دو پہلو بہ پہلو چلنے والی نہروں کا رنگ رکھتے ہیں جو ایک ہی وقت میں جاری رہنے چاہئیں کیونکہ قومی زندگی کے لئے دونو یکساں ضروری ہیں۔

ویسے بھی اگر عقلاً دیکھا جائے تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ ملک و قوم کے لئے کونسا وجود زیادہ بہتر ثابت ہونے والا ہے۔ یعنی آیا وہ لوگ قومی ترقی کے لئے زیادہ مفید ثابت ہونے والے ہیں جو اس وقت قوم کا حصہ ہیں یا کہ وہ لوگ زیادہ مفید ثابت ہونے والے ہیں۔ جو تبلیغ یا نسل کی ترقی کے ذریعہ آئندہ چل کر قوم کا حصہ بنیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم تبلیغ کی سستی کی وجہ سے یا خود اپنے ہاتھ سے اپنی نسل کو ضائع کر کے کسی ایسے پاک جوہر کو اپنے ہاتھ سے کھو بیٹھیں جس کا وجود جماعت یا قوم یا ملک کے لئے غیر معمولی ترقی کا باعث بن سکتا ہو روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے قبل دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے خدا تو ان دو عمروں میں سے (یعنی ایک حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے عمر بن ہشام یعنی ابو جہل جو قریش میں ابو الحکم کہلاتا تھا)، کسی ایک کو مجھے عطا کر دے۔ اسکی وجہ یہی تھی کہ آپ کی باریک بین نظر اسباب کو محسوس کرتی تھی کہ یہ دونو شخص اپنے فطری قویٰ اور ذہنی استعداد کی وجہ سے کام کی غیر معمولی قابلیت رکھتے ہیں سو خدائے حکیم نے آپ کی اس دعا کے نتیجہ میں حضرت عمرؓ کو اسلام کی توفیق دی اور ابو جہل اپنی سرکشی اور کفر میں ترقی کر کے جہنم کے رستہ پر پڑ گیا۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات پر یہ الفاظ فرمائے کہ لو عاش لکان صدیقاً نبیاً۔ یعنی اگر میرا یہ بچہ ابراہیم زندہ رہتا تو اسکی

(باقی صفحہ ۵ پر)

خطبہ جمعہ

ہفتہ وار نمبر ۵

خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں وہی لوگ داخل ہوتے ہیں جو اخلاقی لحاظ سے اپنے آپکو سادہ بنا لیتے ہیں

دنیا کو فتح کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کریں

آنے والے ابتلاؤں کے پیش نظر جماعت میں صدقہ کی تحریک

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۴ فروری ۱۹۴۹ء بمقام جامع مسجد سیالکوٹ شہر

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

نوٹ:۔ چونکہ یہ خطبہ نہایت اہم امور پر مشتمل ہے۔ اس لئے اسے پہلے شائع کیا جا رہا ہے۔ اور دوسرے خطبے جو اس سے پہلے کے ہیں بعد میں شائع ہوں گے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

بارش کی وجہ سے میں جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی بھی نماز پڑھا دوں گا۔ میں خود تو مسافر ہوں اور مسافر کے لئے نمازیں جمع کرنا جائز ہوتا ہے۔ لیکن سخت بارش کی وجہ سے چونکہ یہاں کے دوستوں کو بھی نماز میں آنا مشکل ہوگا۔ اس لئے میں عصر کی نماز بھی ابھی جمعہ کی نماز کے ساتھ پڑھا دونگا۔

اس کے بعد میں

دوستوں کو نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جن دوستوں نے بیعت کرنی ہے ان کی بیعت ہو جائے گی۔ لیکن چونکہ میں نے بعض دوستوں سے نماز جمعہ کے بعد ملاقات کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے جلدی واپس جانا ہے دوست مصافحہ نہ کریں۔ کیونکہ دیر ہو جانے سے ہرج ہوگا۔

اس کے بعد میں دوستوں کو ایک اہم معاملہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق مجھے سیالکوٹ میں ہی

ایک رؤیا

ہوا ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا میں قادیان میں ہوں۔ اور قادیان میں بھی میں اس کمرہ میں ہوں۔ جس میں ابتدائی ایام میں ہماری پیدائش سے بھی پہلے جیسا کہ حضرت ام المومنین کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا کرتے تھے۔ مسجد کی سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک دروازہ گول کمرہ کی طرف کھلتا ہے۔ اس کمرے سے گھر کی طرف جائیں تو اس کے ساتھ ایک کوٹھڑی ہے۔ اس کوٹھڑی کے ساتھ ایک دالان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتدائی ایام میں جب آپ نے والدہ سے شادی کی اسی دالان میں رہا کرتے تھے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اس دالان میں ہوں۔ اور کسی شخص نے آکر مجھے تین ہزار یا پانچ سو پونڈ صدقہ کے لئے دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ آپ یہ رقم غرباء پر خرچ کر دیں۔ جس وقت اس شخص نے یہ رقم دی ہے اس وقت میرے پاس میری بیوی بشریٰ بیگم بھی ہیں۔ میں نے انہیں وہ روپیہ دیا۔ اور کہا کہ یہ روپیہ نذیر کو دے دو۔ (نذیر احمد میرا ایک موٹر ڈرائیور ہے۔ اس کا پورا نام نذیر احمد ہے۔ لیکن رؤیا میں میں نے صرف نذیر کا لفظ ہی کہا ہے۔) جب میری بیوی بشریٰ بیگم مجھ سے وہ روپیہ لے کر چلی گئیں۔ تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اتنی بڑی رقم میں نے ایک ہی شخص کو دے دی ہے۔ بعض لوگ اعتراض کرینگے۔ کہ اتنی بڑی رقم ایک ہی شخص کو کیوں دے دی گئی ہے۔ میں اس اعتراض کا خود ہی جواب دیتا ہوں۔ کہ آخر دینے والے نے وہ رقم مجھے ہی دی تھی۔ اور اس نے خود ہی کہا تھا کہ یہ رقم جسے میں چاہوں دے دوں۔ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے۔ پھر میں خود ہی یہ شبہ پیدا کرتا ہوں۔ کہ گو میں نے وہ رقم ایک ہی شخص کو دے دی ہے۔ اور مجھے اختیار تھا کہ جسے چاہوں وہ رقم دے دوں لیکن کیا میں ہر جگہ اعتراضات اور سوالات کے جواب دیتا رہوں گا۔ اس پر میں نے سوچا کہ میں نذیر احمد سے کہوں گا۔ کہ وہ روپیہ واپس کر دے۔ لیکن میں پھر یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ روپیہ دے کر واپس لینا ٹھیک نہیں۔ اس کے بعد میں ایک اور تجویز کرتا ہوں۔ کہ اچھا میں اسے تحریک کرونگا۔ کہ وہ اس روپیہ میں سے کچھ روپیہ واپس کر دے۔ اور اس میں میں کچھ اپنی پاس سے ملا کر جماعت کو دے دوں گا تاکہ وہ جہاں چاہے اسے خرچ کرلے۔

میرے دل میں اس قسم کے سوالات اور شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ اور میں رؤیا میں ہی ان کے جواب دیتا ہوں۔ اتنے میں میری بیوی واپس آگئیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا انہوں نے وہ روپیہ نذیر کو دے دیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا نذیر تو گھر نہیں تھا۔ میں وہ روپیہ اس کی بیوی کو دے آئی ہوں

میری جب آنکھ کھلی۔ تو میں نے اس رؤیا کے مضمون پر غور کیا۔

رؤیا کے بعض حصے

ایسے ہوتے ہیں جو اصلی ہوتے ہیں۔ اور بعض حصے ایسے ہوتے ہیں۔ جو اصلی نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ بطور ریس پرزہ کے ہوتے ہیں۔ جن میں ایک حد تک انسانی دماغ کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ مضمون میں نے کئی بار بیان کیا ہے۔ بعض دفعہ انسان خواب میں ایک نظارہ دیکھتا ہے۔ اور وہ اس نظارہ کے بالکل الٹ ہوتا ہے۔ جو وہ بیداری میں دیکھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص خواب میں مرنا دیکھے۔ تو اس سے مراد خوشی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی غیر معروف مقام پر کسی کی شادی دیکھے۔ تو اس سے مراد موت ہوتی ہے۔ گویا رؤیا میں اگر کوئی "مرنا" دیکھے تو اس سے مراد زندگی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی غیر معروف مقام پر کسی کی شادی دیکھے تو اس سے مراد مرنا ہوتا ہے۔ مرنے کی تعبیر زندگی ہے۔ اور شادی کی تعبیر موت ہے۔ لیکن جب کوئی خواب میں کسی کی موت دیکھتا ہے۔ تو وہ روتا ہی ہے کیونکہ اس دنیا میں جب کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے۔ تو وہ روتا ہے۔ اسی عادت کے مطابق وہ خواب میں روتا ہے۔

میں نے غور کرنے کے بعد یہ سمجھا کہ اس

خواب کی تعبیر

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء نذیر ہوتے ہیں مگر نذیر خدا تعالیٰ بھی ہوتا ہے۔ یہاں نذیر سے مراد خدا تعالیٰ ہے۔ کیونکہ وہ خوشخبریاں بھی دیتا ہے۔ اور تنبیہہ بھی کرتا ہے۔ سرزنش بھی کرتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو ہوشیار بھی کرتا ہے۔ پس میں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی۔ کہ جماعت پر

بعض ابتلاء

آئیں گے۔ جن کے دور کرنے کے لئے جماعت کو صدقہ دینا چاہیئے۔ میری جب آنکھ کھلی۔ اس وقت میں نے تین ہزار پانچ سو پونڈ کا اندازہ باون ہزار روپیہ کا لگایا۔ لیکن جب حسابی طور پر اس کا اندازہ لگایا۔ تو یہ رقم اڑتالیس ہزار روپے کے قریب ہوتی ہے۔ اور رؤیا میں میں نے وہ رقم جو نذیر کو دی ہے۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی۔ کہ ہمیں یہ رقم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنی چاہیئے۔ اور پھر خواب میں وہ رقم نذیر کو نہیں دی گئی۔ اس کی بیوی کو دی گئی ہے۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی۔ کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہیں جاتا۔ اس کے بندوں کے پاس جاتا ہے۔ جیسے بیوی اپنے خاوند کے تابع ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بندے بھی اس کے تابع ہوتے ہیں۔ صوفیا نے لکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اور بندے کے تعلقات خاوند اور بیوی کے تعلقات کی طرح ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے فیض آتا ہے۔ اور بندے اسے قبول کرتے ہیں۔ جیسے بیوی خاوند کا نطفہ قبول کر کے اسے بچہ بنا دیتی ہے۔ صوفیا کے نزدیک خدا تعالیٰ اور پیر کو خاوند کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اور بندے اور مرید کو بیوی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ پس چونکہ [illegible] رؤیا میں خواب میں نذیر کو نہیں [illegible] اس کی بیوی کو دیئے گئے ہیں۔ اس لئے میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اس کی طرف اشارہ ہے [illegible] خدا تعالیٰ کے بندوں پر یہ رقم خرچ [illegible] اور چونکہ نذیر کا

پورا نام نذیر احمد ہے۔ اس لئے احمد سے یہ مراد لی جاسکتی ہے۔ کہ یہ روپیہ احمدی غربا میں تقسیم کیا جائے۔ باقی جو وسادس پیدا ہوئے ہیں وہ ظاہری حالات کے ماتحت ہیں۔ میں نے رؤیا میں وہ ساری رقم ایک ہی شخص کو دے دی۔ ظاہری حالات میں یہ بات قابل اعتراض ہے۔ چاہیے دینے والے نے وہ روپے مجھے ہی دیئے تھے۔ اور انہیں جسے میں چاہوں دے سکتا ہوں۔ مگر سننے والا تو یہ کہہ دے گا۔ کہ اس سے زیادہ ہم غریب تھے۔ اور چونکہ ظاہری طور پر دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے رؤیا کا یہ حصہ اصلی نہیں بلکہ یہ ظاہری حالات کے تابع ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ صدقہ دیں۔ یہ صدقہ انہیں روپے کی صورت میں واپس نہیں ملے گا۔ ہاں یوں دوسری شکل میں بڑھ چڑھ کر ملے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ انہیں وہ رقم بڑھا چڑھا کر واپس کی جاتی ہے۔

میں نے جب اس

خواب پر مزید غور

کیا۔ تو میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ قادیان سے بہت سے لوگ ایسے آئے ہیں۔ جن کے وہاں اپنے مکانات تھے۔ اور ساری عمر میں تھوڑا تھوڑا کرکے جو روپیہ انہوں نے جمع کیا تھا۔ وہ انہوں نے اپنے مکانوں پر لگا دیا تھا۔ انہوں نے اپنی ساری طاقت اسی بات پر صرف کر دی تھی۔ کہ وہ قادیان میں مکان بنائیں۔ اور اب ان میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ وہ نئی بستی میں اپنے مکانات بنا سکیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میں جماعت میں تحریک کروں۔ تاکہ اتنی رقم بطور صدقہ اکٹھی کی جائے۔ خواب میں میں نے تین ہزار پانچ سو پونڈ کی رقم دیکھی ہے۔ جس کا اندازہ میں نے باون ہزار یا اڑتالیس ہزار لگایا ہے۔ اگر ایک پونڈ پندرہ روپے کا سمجھ لیا جائے۔ تو پھر یہ رقم باون ہزار روپیہ کی ہو جاتی ہے۔ اور یہ میرا نیم خوابی کی حالت کا اندازہ تھا۔ حسابی طور پر یہ رقم اڑتالیس ہزار روپیہ کے قریب بنتی ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر ہی میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ توفیق دے خصوصاً وہ لوگ جو گزشتہ فسادات کی زد میں نہیں آئے۔ اور خدا تعالےٰ نے انہیں محفوظ رکھا ہے وہ چندہ دیں۔ اور اس روپیہ سے قادیان کے ان غرباء کو جو ربوہ میں مکان بنانے کی طاقت نہیں رکھتے مکانات بنا کر دیئے جائیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ غریبانہ طرز کا مکان جس میں دو تین کمرے ہوں اور وہ کچا بنایا جائے۔ تو اس پر چار سو روپیہ کے قریب خرچ آئے گا۔ ہم نے

یہ فیصلہ کیا ہے کہ ابھی مرکزی مکانات بھی کچے بنائے جائیں۔ بہر حال اگر مکانات کچے بنائے جائیں تو ہمارا اندازہ ہے کہ چار سو روپیہ میں ایک احاطہ اور دو تین کمرے بن سکیں گے۔ اور باون ہزار روپیہ میں سوا سو آدمیوں کے لئے مکانات تعمیر کئے جاسکتے ہیں۔ اور چونکہ یہ رؤیا میں نے سیالکوٹ میں دیکھی ہے (یہ رؤیا میں نے کل رات دیکھی ہے) میں نے سمجھا۔ کہ یہ رؤیا یہاں سیالکوٹ میں ہی خطبہ میں بیان کر دوں

درحقیقت جماعت کو یہ محسوس ہونا چاہیئے کہ ہم نے ایک۔ بہت لمبے عرصہ کے بعد ایک

متحدہ جماعت

بنائی ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کی تکلیفوں کا احساس ہونا چاہیئے۔ ورنہ گروہ تو پہلے بھی تھے۔ پھر ایک جماعت بنانے کا کیا فائدہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب مومن ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں۔ جیسے جسم کے ایک حصہ کو تکلیف پہونچتی ہے تو تمام جسم متألم ہوتا ہے۔ اسی طرح مومن پیار اور محبت کی وجہ سے ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں اور اسکے نقصان کو اپنا نقصان خیال کرتے ہیں۔ اس وقت مادیت کا زور ہے۔ اور اس کے اثر کی وجہ سے بد قسمتی سے ہم دوسرے کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتے۔ اور اس کے نقصان کو اپنا نقصان تصور نہیں کرتے۔ تیرہ سو سال کے لمبے عرصہ کے بعد اور انتہائی مایوسیوں اور نا امیدیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے یہ جماعت بنائی ہے۔ اگر یہ جماعت۔ اسی طرح کوشش کرتی۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں صحابہ نے کی۔ تو یقیناً ہماری جماعت اپنے

نیک نمونہ

کی وجہ سے بہت زیادہ ترقی کر سکتی تھی۔ اب تو صاف نظر آ رہا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کے لئے کوئی سہارا ہے۔ تو وہ صرف ہماری جماعت ہی ہے۔ مسلمانوں پر جو متواتر مصائب آئے ہیں ان مصائب کے دوران میں اگر ان کی عزت کسی حد تک بچی ہے۔ تو وہ ہماری جماعت کی وجہ سے ہی بچی ہے۔ پچھلے سال جب میں سیالکوٹ کے بعد پشاور گیا۔ تو وہاں مجھے تیرہ ملکوں کا ایک وفد ملا۔ وہ لوگ بڑے بڑے ملک تھے گورنمنٹ کی طرف سے بعض کو بارہ بارہ تیرہ تیرہ ہزار روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ اور وہ افریدی اور شنواری قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ مجھے جب ان کے آنے کی خبر ملی۔ تو میں نے ان کے لئے چائے تیار کروائی۔ چائے پینے کے بعد ان ملکوں میں سے ایک نے مجھے پشتو میں یہ کہنا شروع کیا۔ جس کا بعد میں اردو میں ترجمہ کیا گیا۔ کہ آپ حیران ہوں گے۔ کہ ہم آپ کی جماعت

سے تعلق نہیں رکھتے۔ پھر ہم آپ سے ملنے کے لئے کیوں آئے ہیں۔ ہم اپنے یہاں آنے کی وجہ بتاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب پنجاب میں فسادات ہوئے۔ اور ہمارے پاس خبریں آنی شروع ہوئیں۔ کہ فلاں علاقہ سے مسلمان نکل آئے ہیں۔ فلاں علاقہ سے مسلمان بھاگ آئے ہیں۔ تو شرم کے مارے ہماری گردنیں جھک جاتی تھیں۔ اور ہم سمجھتے تھے۔ کہ اب ہم کسی کو اپنا مونہہ نہیں دکھا سکتے۔ لیکن جب ہمیں خبریں آنی شروع ہوئیں کہ احمدیہ جماعت مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اپنے

مرکز کا دفاع

کر رہی ہے۔ اور ہوتے ہوتے یہ خبریں آنی شروع ہوئیں کہ اگرچہ گورنمنٹ کا زور بڑھ گیا ہے۔ مگر قادیان کو کلی طور پر احمدیوں نے نہیں چھوڑا۔ اور اب بھی وہاں مسلمان موجود ہیں۔ تو ہماری گردنیں اونچی ہو گئیں۔ آپ نے ہماری ناک کٹ جانے سے ہمیں بچا لیا اس لئے ہم شکریہ ادا کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ مذہبی طور پر تو ہمیں آپ سے شدید مخالفت ہے۔ لیکن چونکہ آپ نے ہماری عزت قائم رکھی۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ تا آپ کا شکریہ ادا کریں۔ اور بھی کئی واقعات ہیں مثلاً خارجی امور میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ مثلاً باؤنڈری کمیشن میں جو آپ نے حصہ لیا۔ اگرچہ اس کا فیصلہ ہمارے خلاف ہی ہوا۔ لیکن سب لوگ یہ تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ ہر کام صحیح قربانی کے ساتھ احمدی ہی کر سکتے ہیں۔ اب ہمارا غیر بھی سمجھنے لگ گیا ہے۔ کہ ہماری جماعت کو کوئی خاص کام تفویض ہوا ہے۔ لیکن ہماری جماعت ہی اس کام کو نہ سمجھے۔ اور اپنے اندر

صحیح تبدیلی

پیدا نہ کرے۔ تو اس سے زیادہ بد قسمتی اور کیا ہوگی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ اپنے اندر صحیح تبدیلی پیدا کرے۔ اور اپنے آپ کو سچا مخلص اور سچا مسلم ثابت کرے۔ اگر آج تم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ اور آج تم اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ تو وہ دن کونسا آئے گا جب تم اپنی اصلاح کرو گے۔ ہر دن جو آتا ہے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہم میں سے بعض مر جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ وہ دن آ جائے گا۔ جب یہ کہا جائیگا کہ کیا تم میں سے کوئی ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے۔ اور ہمیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا۔ کیا وہ دن

ہوگا۔ جس دن تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو گے وہ دن وہی ہو سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہم میں موجود ہوں۔ اور آپ کے دیکھنے والے اور آپ کی باتیں سننے والے ہم میں موجود ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ غیروں کے اندر بھی یہ جذبہ پایا جاتا ہے۔ جب میں لنڈن گیا۔ تو کچھ انگریز مجھے ملنے کے لئے آئے۔ ان میں سے ایک پرانا احمدی بھی تھا۔ وہ میرے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے مجھ سے باتیں کرنی شروع کر دیں اور مختلف سوالات کئے۔ جن کے میں نے جوابات بھی دیئے۔ انہوں نے مجھ پر نبوت کے متعلق بھی سوالات کئے اور میں نے انہیں بتایا۔ کہ نبوت کے کیا معنے ہیں۔ نبی

خدا تعالےٰ کا پیغام

لوگوں تک پہونچاتا ہے اور خدا تعالےٰ اس سے باتیں کرتا ہے۔ اس احمدی کے اندر یہ باتیں سنکر ایک عجیب سا تغیر پیدا ہوا۔ اور مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے اس نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے۔ میں نے کہا ہاں میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ میں خود آپ کا بیٹا ہوں۔ اس نے پھر پوچھا کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنی ہیں۔ میں نے کہا ہاں میں نے آپ کی باتیں سنی ہیں۔ اس نے پھر سوال کیا۔ کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کیا ہے۔ میں نے جواب دیا۔ ہاں میں نے آپ سے مصافحہ کیا ہے۔ میں حیران تھا۔ کہ یہ شخص احمدی ہے۔ اور پھر ایسے سوالات کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کی ایسی حالت ہو گئی۔ جیسے غنودگی کی ہوتی ہے۔ وہ جھک گیا اور اٹھ کر مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور کہا میں اس شخص سے مصافحہ کر رہا ہوں۔ جس نے اس شخص سے مصافحہ کیا۔ جس سے خدا تعالےٰ باتیں کرتا تھا۔ غرض دنیا کی نگاہ میں یہ ایک عجیب بات سمجھی جاتی ہے۔ کہ انہیں کوئی ایسا شخص مل جائے۔ جو اس شخص سے ملا ہو۔ جس سے خدا تعالےٰ باتیں کیا کرتا تھا۔ لیکن یہ لوگ ختم ہو رہے ہیں تو دنیا پر مردنی چھا جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ کسی طرف دوڑتے جا رہے ہوتے ہوں تو اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں بندر کا تماشہ ہے۔ لوگ ایک طرف دوڑتے جا رہے ہوتے ہوں تو اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں مداری کا تماشہ ہے۔ لوگ ایک طرف دوڑتے جا رہے ہوتے ہوں اور اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کوئی سرکس آیا ہوا ہے۔ لوگ ایک طرف دوڑتے جا رہے ہوتے ہوں اور ان سے پوچھا جائے کہ کیا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کوئی سینما ہے

مقصد ہے جس کی طرف وہ جا رہے ہیں۔ غرض دنیا کے لوگ چھوٹی سی چھوٹی بات کی طرف بھی دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ عجیب چیز کیا ہوگی کہ ایک ایسا شخص پیدا ہو جائے جسے خدا تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہو۔ اور وہ اس سے کلام کرتا ہو یہ بات تو اعجب العجائب ہے لیکن وہ لوگ انتہائی بدقسمت ہیں۔ جو اسے سمجھتے نہیں وہ اسے دیکھتے ہیں۔ انہیں اس کے دیکھنے والے کو دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ لیکن وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے وہ کوشش نہیں ہوتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ایک عجوبہ ظاہر کیا ہے۔ وہ ایک معجزہ دکھاتا ہے۔ لیکن وہ اس کی قدر نہیں کرتے اور اس کے مطابق اپنے عمل۔ قول اور افکار کو درست نہیں کرتے

ہماری جماعت پر بہت بڑی ذمہ داریاں

عائد ہیں اور ہم ان ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کریں اور جب تک ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کریں گے۔ ہم فتح حاصل نہیں کر سکتے ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے بعد ہی دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ ہم اس وقت ہی فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ جب ہم اپنے آپ کو اس رنگ میں رنگین کر لیں جس رنگ میں صحابہؓ رنگین تھے جب تک ہم اپنے دلوں کی اصلاح نہ کریں جب تک ہم اپنے اندر دیانت اور امانت پیدا نہ کریں۔ جب تک ہم سے جھوٹ اور فریب کی عادت جاتی نہ رہے۔ بلکہ جب تک ہم اپنے اعمال کو سادہ نہیں بنا لیتے۔ جب تک ہم اپنے آپ کو سادہ مسلمان نہیں بنا لیتے۔ ایسا مسلمان جس کو دوسرے لوگ تو لوٹ سکتے ہیں۔ مگر وہ خود کسی کو نہیں لوٹتا۔ جب تک ہم ایسے مسلمان نہیں بن جاتے۔ ہم دنیا کو فتح نہیں کر سکتے۔ دنیا کو وہی لوگ فتح کر سکتے ہیں۔ اور فرشتے انہی لوگوں پر اترتے ہیں اور

خدا تعالیٰ کی بادشاہت

میں وہی لوگ داخل ہوتے ہیں جو اخلاقی لحاظ سے اپنے آپ کو سادہ بنا لیتے ہیں۔ اور ان کے اندر بے ایمانی۔ جھوٹ اور فریب کی روح نہیں پائی جاتی۔

خروسِ سحر

اے شائقِ عبادت اے طاہرِ مکرّم — نعرے لگا رہا ہے جو گنبدِ سحر میں
اشجار کے مغنّی ہیں محوِ خواب ابھی تک — منقار اپنی وا ہے خاموشیوں کے پر میں
ذوقِ تقیٰ نے لیکن تجھکو جگا دیا ہے — ایسی تپش نہیں ہے ہرگز دلِ بشر میں
پڑھنے کو تو تہجد اٹھتا ہے پچھلی شب کو — مارے ہیں تیر تو نے تاثیر کے جگر میں
ہے چاک چاک دامن ہر پھول کی کلی کا — ہیں گرم گرم آنسو سبزے کی چشمِ تر میں

تیری نوا ہے منبع ہنگامۂ ضیا کا
خورشید اک ثمر ہے اس شجرۂ دعا کا

دل میں سمجھ لے اپنے اے زائرِ گلستان — منظورگی وہی ہے بیدار جو یہاں ہے
یہ خاکداں نہیں ہے کاشانۂ خموشی — ہر نخلِ زندگانی مینارۂ اذاں ہے

تنویرِ مستِ غفلت بیدار تو بھی ہو جا
طنبورۂ سحر کا اک تار تو بھی ہو جا

خدام الاحمدیہ — انتخاب صدر

مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب ہر سال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہوا کرتا ہے ۱۹۴۷ء میں فسادات کی وجہ سے سالانہ اجتماع نہ ہو سکا۔ اور ۱۹۴۸ء میں بھی اس قسم کی مشکلات کی وجہ سے یہ اجتماع نہیں کیا جا سکا۔ گو مجلس مرکزیہ پاکستان ابھی تک اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کے قابل نہیں ہوئی۔ تاہم صدر مجلس کا انتخاب بہرحال ضروری ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو انشاء اللہ وسط اپریل ۱۹۴۹ء میں جماعت کے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ایک اجلاس منعقد کر کے صدر مجلس مرکزیہ پاکستان کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب صدر کے متعلق تو اعد کل کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔ تمام مجالس کے قائدین اس امر کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور انتخاب کے متعلق ضروری معلومات سے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور کو بروقت آگاہ فرمائیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور)

بی اے پاس واقفین زندگی کی فوری ضرورت

احمدیت کے فدائی خدمت سلسلہ کے لئے پروانہ وار زندگیاں وقف کرتے رہتے ہیں۔ مگر ان کے مناسب حال کام نہ ہونے کی وجہ سے انہیں وقف کرنے کے بعد فوری طور پر نہیں بلایا جاتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے احباب کے لئے بھی موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ تحریک جدید کے ماتحت بعض اہم ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے مستعد مخلص اور مستقل مزاج گریجوایٹ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ پس وہ دوست جو پہلے وقف کر چکے ہیں۔ وہ بطور یاددہانی اپنے موجودہ پتہ وکالت دیوان میں اطلاع بھجوا دیں۔ تاکہ ان کو بہت جلد انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔

نیز ایسے دوست بھی جو اس سال بی اے یا بی۔ ایس۔ سی کا امتحان اپریل میں دے رہے ہیں۔ اگر زندگی وقف کر کے سعادت دارین حاصل کرنا چاہتے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

بقیہ صفحہ ۲

فطری استعداد ایسی تھی کہ خدا کے فضل سے وہ نبوت کے مقام کو پہنچ جاتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تبلیغ اور کثرت اولاد دونو قومی ترقی کا زبردست ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اور نہ صرف تعداد کو بڑھانے کا موجب بن سکتے ہیں بلکہ ان کے ذریعہ ایسے خاص الخاص وجودوں کو بھی حاصل کیا جا سکتا ہے جو علمی اور عملی تربیت کے لحاظ سے بھی قوم و ملت کے نام کو چار چاند لگانے والے بن جائیں۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قوم کے نوجوانوں کی تربیت کی طرف سے غفلت برتی جائے۔ اگر کوئی نقص ہے تو خواہ وہ کسی میدان سے تعلق رکھتا ہو اور خواہ وہ قوم کے کسی حصہ میں پایا جاتا ہو وہ بہرحال دور ہونا چاہیئے اور ہمارا فرض ہے کہ اسکی اصلاح کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ تربیت کے خیال کی وجہ سے تبلیغ اور تکثیر نسل کے ذریعہ کو نظر انداز کر دیا جائے

حق یہ ہے کہ ان دونوں باتوں کا یعنی ایک طرف تعداد کی ترقی کا اور دوسری طرف تربیت اور عملی اصلاح کا ایک دوسرے کے ساتھ اتنا گہرا تعلق اور رابطہ ہے کہ باوجود اس کے کہ بظاہر یہ دو الگ الگ میدان نظر آتے ہیں ان میں سے کسی ایک کی طرف سے غفلت برتنا دوسرے کی کمزوری اور تباہی کا موجب ہو جاتا ہے۔ جو قوم صرف تعداد کی ترقی کی فکر رکھے گی اور اپنے افراد کی تربیت کی طرف سے غافل رہے گی وہ یقیناً تباہ ہوگی۔ لیکن اسی طرح وہ قوم بھی یقیناً تباہ ہوگی جو صرف تربیت کی طرف توجہ رکھ کر تعداد کی ترقی کی طرف سے بالکل غافل رہتی ہے۔ یہ دو نہریں بے شک بظاہر جدا جدا نظر آتی ہیں لیکن ان کے نیچے کے سوتے یعنی ان کے اندر کے چشمے دراصل ایک ہیں اور ایک نہر کے خشک ہونے سے جلد یا بدیر دوسری نہر کا خشک ہو جانا بھی یقینی اور ناگزیر ہے۔ پس میں اعتراض کرنے والے دوست سے عرض کروں گا کہ تربیت کا پہلو بے شک نہایت اہم ہے لیکن تربیت کے خیال کی وجہ سے تبلیغ کے سلسلہ کو روک دینا یا کثرتِ نسل کے ذریعہ کو نظر انداز کر دینا بھی اسی طرح خطرناک اور تباہ کن ہے اور قومی ترقی کا سچا اور آزمودہ نظریہ یہی ہے اور یہی رہیگا کہ ایک ہی وقت میں دونو پہلوؤں کی طرف توجہ دی جائے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)
۱۳-۲-۴۹

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت فرمائیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔

جلسہ مصلح موعود کا انعقاد

۲۰ فروری بروز اتوار تین بجے رتن باغ میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ جلسہ مصلح الموعود منعقد ہوگا۔ تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔
(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ہماری تبلیغی جدوجہد

عرصہ رپورٹ ماہ جنوری ۱۹۴۹ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۱۵۵ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نو مبائعین میں سے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ۶۰ اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کے ذریعہ ۷۷ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ باقی ۱۸ نو مبائعین اپنی تحقیق کی بناء پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ (دفتر استخراج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی محمد شفیع خان صاحب مبلغ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ	۱۳	میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۴	رشیدہ بیگم و حفیظہ بیگم صاحبہ دختران منشی حشمت علی پٹواری ردیانہ کلاں ضلع منٹگمری	۱
ماسٹر حمید احمد صاحب مبلغ سلانوالی ضلع سرگودھا	۱	جماعت احمدیہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ	۱	چوہدری امانت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۱
مولوی محمد سالم صاحب مبلغ کوٹیانوالہ ضلع گجرات	۳	ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی صاحب سرگودھا	۲	احمد علی صاحب شہر جہلم	۱
سید فضل عمر صاحب مبلغ سمبل پور ORISSA	۴	سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر ڈھایا	۱	سلطان بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع جہلم	۱
مولوی نور محمد صاحب مبلغ چک ۳۳ ضلع لائل پور	۳	کیپٹن انوار احمد صاحب و خورشید سلیم صاحبہ لاہور	۱	مرزا سراج الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات	۱
مولوی محسن خان صاحب مبلغ ڈاہلی ORISSA	۱	سید یعقوب الرحمن صاحب سپروائزر پوسٹ آفس امبڈولا۔ اڑیسہ	۱	جناب عبدالباری صاحب سیکرٹری امور عامہ ظفروال ضلع سیالکوٹ	۲
سید علی اصغر صاحب مبلغ چک ۹۹ ضلع سرگودھا		قاضی علی محمد صاحب مدرس ہائی سکول سیالکوٹ	۱	انجمن حافظ المسلمین قصبہ دیوتی ضلع بیدر شریف حیدرآباد دکن	۲
مولوی میرولی صاحب مبلغ بالاکوٹ ضلع ہزارہ	۱	خطیب صاحب مسجد احمدیہ سیالکوٹ	۱	جناب عبدالحق صاحب بزرگ سیکرٹری تبلیغ۔ کراچی	۲
حافظ بشیر احمد مبلغ ادرحمہ ضلع سرگودھا		سید امیر حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ لونگ ضلع گجرات	۱	محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ	۴
مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ ہیرو مشرقی	۳	حکیم فضل محمد صاحب معالج چشم	۱	قاضی سعادت اللہ صاحب ہیڈ میکر لاہور	۱
مرزا محمد حسین صاحب مبلغ محمود آباد ضلع جہلم	۱	سید سردار علی شاہ صاحب مبلغ دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ	۱	بشارت احمد صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۱
مولوی حسن محمد صاحب مبلغ بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ	۱	عبدالرحمن صاحب چک ۳۶۶ لالی پور ضلع ملتان	۵	محمد یعقوب صاحب قیس مینائی فضا کراچی	۳
مولوی مبارک احمد مبلغ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۱	ف۔ م۔ د۔ ل۔ الیاس ضلع سرگودھا	۲	ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول راولپنڈی	۱
چوہدری عطاء اللہ صاحب مبلغ پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ	۳	تاج الدین صاحب زرگر مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۱	جناب جلال الدین صاحب امینی راولپنڈی	۱
مولوی عبدالمالک صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد دکن	۱۸	اللہ رکھا صاحب شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ	۱	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شریف آباد	۱
مولوی اعجاز احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگال	۲	چوہدری فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ضلع میانوالی	۵	محمد شفیع صاحب تاندو سندھ	۱
... محمد بشیر صاحب چغتائی کوہاٹ	۱	ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ... کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	۱	فضل محمد خاں صاحب راولپنڈی	۱
... صاحب منشیانوالہ ضلع گوجرانوالہ	۱	اللہ بخش صاحب نائب مدرس ساوے والا ضلع منٹگمری	۱	غلام محی الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھائڈ ضلع سیالکوٹ	۱
... علی اکبر صاحب ... شیخوپورہ	۱	حافظ فیض احمد صاحب امام الصلوٰۃ ... زرگر	۲	صوفی رسول بخش صاحب سیکرٹری مال چک ۶ ب ۱۰ ضلع منٹگمری	۱
حکیم نور محمد صاحب گوجرانوالہ	۶			سید قربان حسین شاہ صاحب سپیشل پولیس چھاؤنی لاہور	۱
				جناب محمد دین صاحب ... بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۲
				مولوی احمد رشید صاحب ...	۲
				مرزا محمد حسین صاحب حکیم ... گوجرانوالہ	۱
				مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا	۱
				جناب عبدالنصیر صاحب مومن کراچی	۱
				سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ ... ضلع جھنگ	۱

درخواست دعا

بندہ کل سے میو ہسپتال میں اوپریشن کے لئے داخل ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ میرے اپریشن کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر محمد اشرف لاہور۔

شاہی جرگہ کا انعقاد

کوئٹہ ۱۴ فروری:۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ لفٹیننٹ کرنل صاحبزادہ محمد خورشید آج کراچی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ ۱۸ فروری سے پیشتر ہی سبی پہنچ جانے کی توقع ہے۔ اس وقت وہ شاہی جرگہ کے سالانہ اجلاس کا انعقاد کریں گے۔ (داسٹار)

یمن تجارتی بیڑہ قائم کرے گا

کراچی ۱۴ فروری:۔ کل فرمانروائے یمن کے بھائی امیر سیف الاسلام نے کہا کہ یمن کی حکومت ملک کی پیداوار عرب ممالک میں پہنچانے کے لئے ایک تجارتی بیڑہ قائم کر رہی ہے۔ اور اس نے ۲ ہزار ٹن وزنی ایک اسٹیمر حاصل بھی کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکومت تین بڑے جہاز حاصل کرنے کیلئے سویڈن کے ساتھ گفت و شنید کر رہی ہے۔ (داسٹار)

اخوان المسلمین کے ممبروں کی گرفتاری

قاہرہ ۱۴ فروری۔ بغداد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ عراقی حکام نے اخوان المسلمین کے متعدد ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ان کے سلسلے میں مصر سے استفسارات کر رہے ہیں۔

(داسٹار)

انڈونیشیا کے متعلق ہالینڈ کی پالیسی

لنڈن ۱۴ فروری:۔ ہیگ میں مجریہ [illegible] سے مظہر ہے کہ سمندر پار کے علاقوں کے گورنر مسٹر سامن [illegible] کے استعفے سے ہالینڈ کی انڈونیشی پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔

کراچی ۱۴ فروری:۔ کل مرکزی حکومت کے ملازمین کی یونین کا ایک معمولی اجلاس منعقد ہوگا۔ (داسٹار)

غلّے کا جُوا نہ کھیلو

گولڈ کوسٹ میں یورپین باشندوں کے آباد ہونے پر پابندی

لنڈن ۱۴ فروری۔ گولڈ کوسٹ میں یورپین باشندوں کی آمد پر پابندی لگا دی جائے گی۔ وہاں ان کی تعداد پہلے ہی ۳½ ہزار ہے۔ اور ۲۰ اور ۲۵ فی صدی کے درمیان کاروبار پر ان کا قبضہ ہے۔

گولڈ کوسٹ کی حکومت کے ایک نئے حکم کی رو سے وہاں کی برطانوی اور دوسری فرموں کو اپنے ملازمین کی تعداد اس سے کم رکھنا پڑیگی۔ جو یکم ستمبر ۱۹۳۹ء تا یکم فروری ۱۹۵۱ء کو تھی۔ دا نمیں سے جو بھی تعداد زیادہ ہو) اور جو نئے عارضی ملازمین رکھے جائیں گے۔ انہیں تین ماہ سے زیادہ رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور کوٹہ سے زیادہ ملازمین حکومت کی مرضی کے بغیر اپنا پیشہ تبدیل نہ کر سکیں گے۔ (اسٹار)

مذہبی رہنماؤں کو کمیونزم کی تعلیم دینے پر مجبور کیا جائے گا

لنڈن ۱۴ فروری۔ کمیونسٹوں کے مقبوضہ علاقہ میں چین کے عیسائی پادریوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ کمیونزم کی تعلیم دیں۔ انہیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ یا تو لادینی اسکولوں میں تعلیم دینے کی ملازمت اختیار کریں۔ اور یا پھر وہ علاقہ خالی کر دیں۔

مشن اسکولوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ کمیونزم کی تعلیم دینا شروع کر دیں۔ امریکی عیسائی جو چین میں مشن کی مالی امداد کرتے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے بہت پر تشویش ہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ عیسائی مشن اسکولوں کو الحاد کی تعلیم دینا پڑے گی۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کے ۲۰ ہندوستانی

ڈربن ۱۴ فروری۔ جنوبی افریقہ کی حکومتی اسکیم کے ماتحت ۲۰ ہندوستانی باشندوں نے اپنے محافظ کو اپنے ہندوستان واپس جانے کی درخواست دی ہے۔ یہ اسکیم ابتداءً ۱۹۲۶ء میں شروع ہوئی تھی۔ ہندوستان کے ۱۶ سال سے زیادہ عمر کے باشندوں کو ۲۶۰ روپیہ کا بونس دیا جاتا ہے۔ اور جن لوگوں کی ۱۶ سال سے کم عمر ہے۔ انہیں ۱۳۰ روپیہ دیئے جاتے ہیں۔ (اسٹار)

شرق اردن کے سابق وزیر اعظم مغرب سے تعاون کے حق میں

قاہرہ ۱۴ فروری۔ شرق اردن کی حکومت کے ایک رکن سمیر الرفاعی پاشا نے جنہوں نے حال ہی میں برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کیا تھا۔ عرب لیگ کے سیکرٹریٹ کو ایک نوٹ روانہ کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ عرب لیڈر اور سیاستدان اپنے ملکوں کی پالیسیوں کا تعین کرنے سے پہلے امریکہ اور برطانیہ میں صورت حال کے حقائق پر غور کر لیں۔ انہوں نے ۔۔۔

صاف تحریر کیا ہے۔ کہ مغربی حکومتوں کی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھنا اور باہمی مفاد کے لئے ان کے ساتھ تعاون کی پرخلوص خواہش ان کے متعلق معاندانہ پالیسی رکھنے کے مقابلہ میں زیادہ فائدہ بخش ثابت ہو گی۔ بعض سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر حالیہ اطلاعات کے مطابق الرفاعی پاشا شرق اردن ۔۔۔

مالاکنڈ ایجنسی میں انگریز کے مقرر کردہ جرگوں نے عوام کی زندگی ابتر کر کے رکھدی ہے

نظم و نسق میں نمایاں تغیرات کا مطالبہ

صدر مسلم لیگ کا بیان

لاہور ۱۵ فروری۔ آج مقامی اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مالاکنڈ ایجنسی مسلم لیگ کے صدر امیر نواب خاں نے کہا۔ پولیٹیکل ایجنٹ کے نامزد کردہ انگریزوں کے خوشہ چین جرگوں نے ہماری زیست کے ہر شعبہ پر آمرانہ تسلط جمایا ہوا ہے۔ غریب عوام پر من مانے انداز سے حکومت کرنے اور ان کی قسمتوں کے سودے چکانے کا حق انہیں وراثتاً ملتا ہے۔ جس میں ایجنسی کے ایک عام آدمی کو کلام کرنے کی اجازت تک نہیں ہوتی۔ عوام سو فی صدی جاہل اور مفلوک الحال ہیں۔ ساری ایجنسی کی ۲½ لاکھ آبادی میں صرف ایک ہائی سکول اور ہسپتال ہے۔ معمولی معمولی کوتاہیوں میں یہ خاندانی امیر وہ وہ سزائیں دیتے ہیں۔ کہ انسانیت کانپ اٹھے۔ لہٰذا ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں۔

اول کہ وہ پاکستان کے اس خطے میں رہنے والوں کے دکھ درد کا مداوا بھی کرے۔

دوم جرگوں کو یک قلم توڑ کر ان کی بجائے عوام کے نمائندہ ادارے قائم کئے جائیں۔ اور انگریزوں کے ان دیرینہ کاسہ لیسوں کے وظائف بند کر دیئے جائیں۔

سوم چند تن آسان اور غداران قوم کو جو جاگیریں اور وظیفے دیئے جاتے ہیں۔ انہیں یا تو رفاہ عام پر خرچ کیا جائے۔ یا کلیتہً بند کر دیا جائے۔

چہارم۔ ایجنسی کا وجود و نظم و نسق نہایت ہی ابتر ہے۔ اور اس وقت سرحدی صوبے میں ہی صوبائی ایجنسی اور ریاستوں کے تین نظام چل رہے ہیں۔ اور اس نظم و نسق میں ہم دونوں کے درمیان پھانسی کا پھندا پہنے ہوئے لٹک رہے ہیں۔ لہٰذا چاہیئے۔ کہ جنوبی وزیرستان سے خیبر اور چترال تک کا ایک صوبہ بنا کر اس میں باقاعدہ معیاری نظم و نسق رائج کیا جائے۔

پنجم۔ مسلم لیگ کی قیام پاکستان والی جدوجہد میں ہم نے موجودہ ناسا عد حالات کے باوجود کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لہٰذا ہمارے ساتھ بھی دوسرے صوبوں ہی کا سا سلوک کیا جائے۔

ششم۔ ایجنسی کی آمدنی کو رفاہ عامہ پر خرچ کیا جائے۔ القصہ ہم موجودہ نظم و نسق کے خلاف سختی سے احتجاج کرتے ہیں۔ کہ ہمیں اس پستی کے اس قعر مذلت سے نکال کر پاکستان کی برکات سے فیضیاب کیا جائے۔ (نامہ نگار خصوصی)

نانکنگ اور کینٹن کے تعلقات کا منقطع ہو جانا گزیر ہے

نانکنگ ۱۴ فروری۔ فارموسا میں صدر چین کے ذاتی نمائندہ نے اسٹار سے کہا۔ کہ فارموسا کے گورنر بھی صدر کی طرح قیام امن کے خواہاں ہیں۔ لیکن وہ اس بات پر مصر ہیں۔ کہ کمیونسٹوں سے سودے بازی کرنے کی طاقت رکھنے کے لئے جنگ کی تیاریاں جاری رہنا چاہیئے۔

آسٹریلیا کیلئے برطانوی یا امریکی جہاز

کینبرا ۱۴ فروری۔ برطانیہ اور امریکہ نے آسٹریلیا سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ آئندہ ان سے برطانوی تارک وطن اور بے خانماں لوگوں کو وہاں لے جانے کے لئے بڑے جہاز مانگنے کی درخواست کر کے انہیں پریشان نہ کرے۔

یورپ اور آسٹریلیا کے درمیان مسافرت کے لئے آسٹریلوی حکومت اور بین الاقوامی انجمن پناہ گزین کو فوجیں لیجانے والے جہاز دیئے جا سکتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ یہ خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ اس قسم کے جہاز مغربی دنیا سے دور چلے جائیں۔ اور ہنگامی صورت حال کے موقع پر استعمال میں نہ آسکیں۔ (اسٹار)

عالمی معاہدہ گندم

لنڈن ۱۴ فروری۔ اب ایک عالمی معاہدہ گندم کے مکمل ہو جانے کا امکان نظر آ رہا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اس پر ایک عشرہ میں دستخط ہو جائیں گے۔

گیہوں پیدا کرنے والے ملک اپنی طلب کردہ قیمتوں میں کمی کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے درآمد کرنے والے ملک زیادہ مقدار میں گیہوں خریدیں گے۔ اور اس طرح وہ خلا کافی حد تک بھر جائیگی۔ جو اس معاہدہ کی راہ میں حارج ہو رہی تھی۔ اس بڑی رکاوٹ پر قابو پا لینے کے بعد معاہدہ کا مضمون تیار کرنے کے لئے پیر کے روز ایک پوری کانفرنس منعقد ہو گی۔ (اسٹار)

باجرا کا جبراً استعمال نہ ہو گا

لاہور ۱۵ فروری۔ حکومت مغربی پنجاب باجرا کے حصول سے متعلق پالیسی میں جبراً استعمال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اس لئے لائیسنس یافتہ بیوپاریوں کو جو باقاعدہ ریکارڈ رکھتے ہیں۔ ان کے سٹاک کی طلبی پر کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے۔

اقبال شیدائی قاہرہ میں

قاہرہ ۱۴ فروری۔ کل مسلم پاکستانی انجمن کے سیکرٹری جنرل اور اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سابق رکن مسٹر اقبال شیدائی عرب ریاستوں کے دورے پر یہاں پہنچ گئے ہیں۔

کراچی میں جو آل مسلم کانفرنس ہو رہی ہے۔ وہ اس کے دعوت نامے جاری کریں گے۔ (مڈل ایسٹ سٹار)

یمن میں کابینہ قائم ہو گی

قاہرہ ۱۴ فروری قاہرہ کے یمنی حلقوں کے مطابق حکومت یمن ملک کا انتظام چلانے کے لئے ایک کابینہ کی تشکیل پر غور کر رہی ہے۔

قاہرہ میں یمن کے نمائندے السید علی المؤید نے بتایا کہ کابینہ کی تشکیل کے بعد یمن عرب ریاستوں سے سفیروں کا تبادلہ کرے گا۔ (اسٹار)

برطانوی تجارت کی تسلی بخش رفتار

لنڈن ۱۴ فروری۔ گذشتہ چند ماہ کے اندر برطانوی تجارت کی حالت جس رفتار سے بہتر ہوئی ہے۔ اس نے امریکہ میں ایسا اثر ڈالا ہے۔ کہ امریکہ کے مالی ماہروں نے صدر ٹرومین سے کہہ دیا ہے۔ کہ ۱۹۵۲ء تک برطانیہ پیداوار کی جنگ جیت لے گا۔ اور اب مزید امداد کی ضرورت نہ پڑے گی۔

یورپی معاملات میں ایک تحقیقاتی تفتیش کے بعد انہوں نے صدر موصوف سے کہا۔ کہ دنیا کا کوئی اور ملک اس قدر حیرت انگیز نتائج ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور یہ کہ تین سال کے عرصہ میں دنیا کی ممتاز تجارتی قوم کی حیثیت سے برطانیہ جنگ سے قبل کی سی حالت اختیار کر لیگا۔ سر سٹیفورڈ کرپس کی جنگی پالیسی پورے طور پر کامیاب رہی۔ اس ہفتہ پیرس جا رہے ہیں۔ تاکہ فرانسی اور مارشل امداد پانے والے ۱۷ ملکوں کے لیڈروں پر برطانیہ کی تقلید کرنے کے لئے زور ڈال سکیں۔ انہیں یقین ہے۔ کہ وہ انہیں یہ یقین دلا سکتے ہیں۔ کہ یورپ کے لئے بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ وہ چند برسوں تک اپنی توجہ بیکار اسکیموں کی بجائے تجارتی مقابلہ پر مرکوز کر دیں۔ یورپی ممالک کی تجارت بڑھانے اور آہنی پردہ کی پابندیوں کو توڑنے کی ایک اور تحریک آج جنیوا میں شروع ہو گی۔ وہاں بشمول روس اقوام متحدہ کی ۱۸ قومیں یورپ کا ایک کلیرنگ ہاؤس قائم کرنے پر ۔۔۔

درخواست دعا

چودھری عبد الواحد صاحب پبلسٹی آفیسر آزاد کشمیر گورنمنٹ لاہور ٹانگہ پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ کہ ٹانگہ ایک گڈے سے ٹکرا گیا۔ اور وہ نیچے گر گئے۔ بہت سخت چوٹیں آئیں۔ ایکسرے کے نتیجے میں ایک ہڈی کا ٹوٹنا معلوم ہوا ہے۔ چودھری صاحب کو میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔